عمرو کی تلاش

WWW.PAKISTANIPOINT.COM
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
WWW.PAKISTANIPOINT.COM
پاکستانی پوائنٹ

بچّوں کیلئے عمرو عیار کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

عمرو کی تلاش

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ظہیر احمد

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور
Mob. 0300 9401919

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر ——— محمد یوسف قریشی
اہتمام ——— محمد بلال قریشی
قانونی مشیران ——— غلام مصطفےٰ قریشی ملتان
——— ملک محمد اشرف لاہور
طابع ——— پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/20 روپے

عمرو حیرت بھری نظروں سے اس ادھیڑ عمر آدمی کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس سے بھی زیادہ دبلا پتلا تھا۔ اس بوڑھے آدمی کا جسم بانس جیسا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں جبکہ اس کی ناک کافی لمبی اور آگے سے طوطے کی چونچ کی طرح مڑی ہوئی تھی۔

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے عمرو کے پاس آیا تھا۔ سردار امیر حمزہ کے لشکر میں وہ عمرو سے ملنے کے لئے ہی آیا تھا اور ایک سپاہی اسے سیدھا عمرو کے خیمے میں لے آیا تھا۔

اس بوڑھے کے چہرے پر عمرو جیسی باریک لمبی

مونچھیں اور چھوٹی سی داڑھی تھی۔ اس کا سر گنجا تھا۔ مگر اس نے جو کپڑے پہن رکھے تھے وہ بے حد قیمتی تھے۔ عمرو کو دیکھ کر اس بوڑھے کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ اس نے بڑے ادب سے عمرو کو سلام کیا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک سے عمرو کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔

''معاف کریں بزرگ محترم۔ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔''_____عمرو نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے اس آدمی کا اس قدر دبلا پتلا جسم دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنے بانس جیسے جسم پر کپڑے محض ٹانگ رکھے ہوں اور وہ ہوا کے ایک جھونکے سے ہی اڑ جائے گا۔

''میرا نام امیر ہامان ہے۔ میں ملک جاسان سے آیا ہوں۔''_____اس آدمی نے کہا۔ جسم کے مقابلے میں اس کی آواز بے حد بھاری تھی۔

''امیر ہامان۔ کیا آپ مجھے جانتے ہیں۔''_____عمرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ اور تم بھول رہے ہو عمروعیار۔ تم بھی مجھے جانتے ہو۔ یاد کرو۔ تم مجھے ملک جاسان میں شہزادہ ساہام کے ساتھ دیکھ چکے ہو۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''شہزادہ ساہام۔ اوہ۔ یاد آیا تم وزیر زادہ امیر ہامان ہو شہزادہ ساہام کے دوست۔ اوہ مگر تم تو بے حد ہٹے کٹے نوجون تھے۔ خوبصورت بھی۔ پھر یہ سب۔''_____اس کی بات سن کر عمرو نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

''یہی دکھانے اور تمہیں بتانے کے لئے تو میں اتنی دور سے آیا ہوں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''اوہ۔ مگر۔''_____عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہنا چاہا مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے ہونٹ بند کر لئے۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ امیر ہامان ملک جاسان کے وزیر کا بیٹا تھا۔ بے حد خوبصورت، صحت مند اور قابل رشک نوجوان جو شہزادہ ساہام کا دوست تھا۔ عمرو ایک بار سردار امیرحمزہ کے کسی کام سے چند ماہ قبل ملک جاسان گیا تھا۔ جہاں اس کی شہزادہ ساہام سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ امیر ہامان

اس کا دوست تھا اور اس کے ساتھ ہی تھا۔ دونوں بے حد ہنس مکھ نوجوان تھے۔ ان کی آپس میں اس قدر گہری دوستی تھی کہ ان کی دوستی کی ملک جاسان میں مثالیں دی جاتی تھیں۔

ان دونوں کی دوستی سے عمرو بھی بے حد متاثر ہوا تھا اور پھر ان کا آپس میں ہنسی مذاق دیکھ کر عمرو بھی ان کا دوست بن گیا تھا۔ دونوں عمرو کے بارے میں جانتے تھے۔ بہت جلد انہوں نے عمرو کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا اور عمرو ان کے ہنسی مذاق میں شامل ہو گیا تھا۔

عمرو ان کے ساتھ بہت زیادہ وقت تو نہیں گزار سکا تھا۔ مگر ان دونوں کی ہنسی مذاق کی باتیں واپس آ کر بھی اسے دیر تک یاد رہی تھیں۔ پھر وقت گزرنے اور اپنی مہمات میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ انہیں بھول گیا تھا۔

امیر ہامان جو ہنس مکھ، خوبصورت اور انتہائی وجیہہ نوجوان تھا۔ وہ اب عمرو کے سامنے ایک دبلے پتلے اور بوڑھے انسان کے روپ میں کھڑا تھا۔ جیسے وہ عمرو کے

سامنے پچاس ساٹھ سالوں کے بعد آیا ہو۔ اس کا چہرہ بھی سیاہ سیاہ سا لگ رہا تھا اور اس کے جبڑوں کی ہڈیاں یوں ابھری ہوئی تھیں جیسے بس کھال نام کو ہی اس کے چہرے پر چپکی ہو۔

عمرو نے اسے ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر وہ خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ ابھی تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر امیر ہامان کو دیکھ رہا تھا۔ اسے واقعی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی انسان دو تین ماہ کے عرصے میں ہی اس قدر دبلا پتلا اور بوڑھا ہو سکتا ہے۔

”یہ سب کیا ہے امیر ہامان۔ تم اس قدر دبلے اور بوڑھے کیسے ہو گئے۔ تمہیں دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے تم کسی خطرناک بیماری میں مبتلا رہے ہو۔ جس نے تمہاری یہ حالت بنا دی ہے۔“ ـــــ عمرو نے اس کی طرف حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں عمرو عیار۔ میں بیمار نہیں تھا۔“ ـــــ امیر ہامان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”بیمار نہیں تھے تو پھر تمہاری یہ حالت۔“ ـــــ عمرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے تم ملک جاسان کے حالات سے واقف نہیں ہو۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''حالات۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے ملک جاسان کو۔ اور ملک جاسان کے حالات سے تمہاری صحت کا کیا تعلق ہے۔''_____عمرو نے کہا۔

''تم میری جو حالت دیکھ رہے ہو۔ یہ حالت صرف میری نہیں ہے۔ سارے کا سارا ملک اس وقت میری جیسی حالت میں ہی مبتلا ہے۔''_____امیر ہامان نے کہا تو عمرو آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

''تمہارا مطلب ہے ملک جاسان کے تمام لوگ تم جیسے دبلے پتلے اور بوڑھے ہو گئے ہیں۔''_____عمرو نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ملک جاسان کی رعایا کی عمریں پچاس سال تک بڑھ گئی ہیں۔ جو دس سال کا تھا وہ ساٹھ سال کا ہو گیا ہے۔ اور جو ساٹھ سال کا تھا اس کی عمر دگنی ہو گئی ہے۔ اسی طرح وہاں اب تمہیں ایک دن کا بچہ بھی پچاس سال کی عمر کا نظر آئے گا۔ سب کے سب بوڑھے اور انتہائی کمزور اور دبلے پتلے ہو کر رہ گئے

ہیں۔ جو بوڑھے تھے ان کی حالت تو اور بھی زیادہ خراب ہے۔ وہ سب بستروں سے لگے ہوئے ہیں۔ بڑھاپے کے خوفناک عذاب اور دبلے پتلے پن نے ملک جاسان کے لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ سب مرنا چاہتے ہیں۔ مگر''_____امیر ہامان نے بے حد درد بھرے لہجے میں کہا۔

''مگر۔ مگر کیا''_____عمرو نے فوراً کہا۔ امیر ہامان کی عجیب و غریب اور ناقابل یقین باتیں سن کر اس کے دماغ میں عجیب سا احساس ابھرنا شروع ہو گیا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں بے شمار زہریلی چیونٹیاں سی رینگ رہی ہوں۔

''مگر وہاں کسی کو اب موت بھی نہیں آتی۔ موت بھی ہم سب سے روٹھ کر چلی گئی ہے اور ہم سب اسی طرح ابتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''موت بھی روٹھ گئی ہے۔ میں سمجھا نہیں۔ تم مجھے پہیلیاں نہ بجھواؤ۔ مجھے صاف صاف بتاؤ معاملہ کیا ہے۔ تمہاری باتیں بے حد عجیب اور الجھی ہوئی ہیں۔'' عمرو

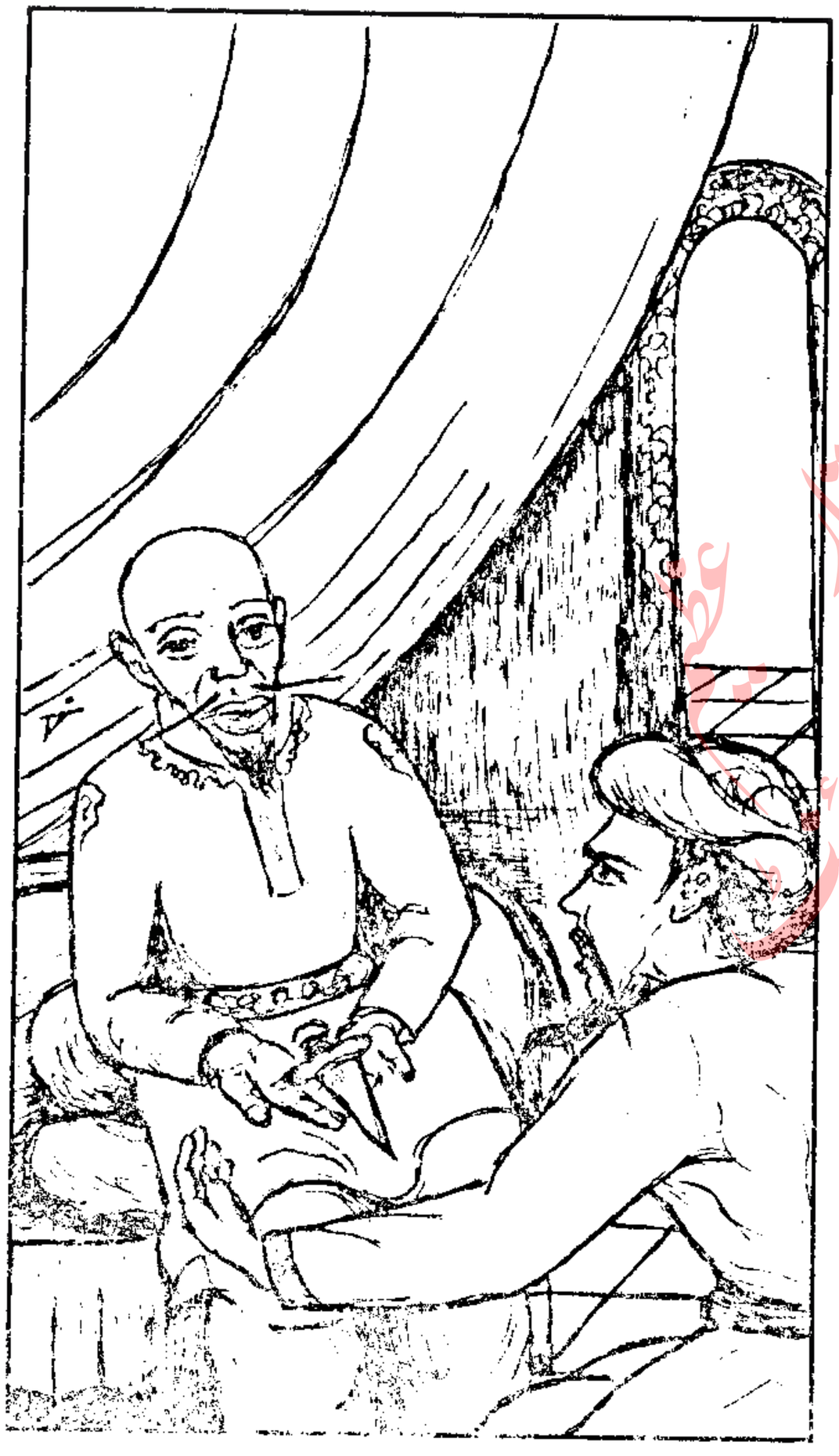

نے کہا۔ امیر ہامان نے عمرو کو جواب دینے کے بجائے اپنے پہلو میں چمڑے کی پیٹی میں اڑسا ہوا ایک خنجر نکالا اور عمرو کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ خنجر مجھے کیوں دے رہے ہو۔''____عمرو نے اس سے خنجر لے کر اسے حیرت سے الٹتے پلٹتے ہوئے کہا۔

''یہ خنجر میرے سینے میں اتار کر دیکھو۔''____امیر ہامان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمرو اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں پھر حیرت سے پھیل گئیں۔

''تمہارے سینے میں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں خنجر مار کر تمہیں ہلاک کر دوں۔'' عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''کاش ایسا ممکن ہوتا۔''____امیر ہامان نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

''کیا ممکن ہوتا۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔''____عمرو نے حیرت سے کہا۔

''یہی کہ تمہارے خنجر مارنے سے میں ہلاک ہو جاتا۔ تمہیں شاید میری باتوں پر یقین نہ آئے مگر یہ سچ

ہے عمروعیار۔ تم میرے سینے میں خنجر اتارو یا تلوار سے میری گردن اڑا دو۔ مگر میں ہلاک نہیں ہوں گا۔'' امیر ہامان نے کہا اور عمرو اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے اب امیر ہامان کی دماغی حالت پر شک ہونا شروع ہو گیا ہو۔ امیر ہامان واقعی اس کے سامنے جیسے بہکی بہکی باتیں کر رہا تھا۔

''تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ میں تلوار سے تمہاری گردن کاٹ دوں اور تم پھر بھی ہلاک نہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر تمہیں اتنا ہی یقین ہے کہ سینے میں خنجر مارنے سے تم ہلاک نہیں ہو گے تو یہ لو۔ خود اتارو اپنے سینے میں خنجر۔ میں بھی دیکھوں تم ہلاک ہوتے ہو یا نہیں۔''_____عمرو نے منہ بنا کر کہا اور خنجر واپس اس کی طرف بڑھا دیا۔ امیر ہامان نے سر ہلا کر اس سے خنجر لیا اور پھر عمرو جو اس کی باتوں کو مذاق سمجھ رہا تھا اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے خنجر لیتے ہی امیر ہامان نے اسے پوری قوت سے اپنے سینے میں مار لیا تھا۔

خنجر امیر ہامان کے سینے میں دستے تک گھس گیا تھا

مگر امیر ہامان کے چہرے پر تکلیف کا ذرا سا بھی تاثر نہ ابھرا تھا اور نہ ہی اس کے سینے سے خون کا ایک قطرہ نکلا تھا۔

''اب آیا یقین۔''_____امیر ہامان نے اس بار ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تت۔ تت تم۔ تم۔''_____عمرو نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ امیر ہامان نے خنجر کا دستہ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اس نے خنجر اپنے سینے سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔ خنجر نکلتے ہی امیر ہامان کا زخم یوں مندمل ہو گیا جیسے وہاں کبھی زخم آیا ہی نہ ہو۔ زخم کے ساتھ ساتھ امیر ہامان کا کٹا ہوا لباس بھی پہلے کی طرح صاف ہو گیا تھا۔ عمرو امیر ہامان کی طرف آنکھیں پھاڑے یوں دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے امیر ہامان انسان نہ ہو بلکہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق ہو۔

یہ صاف ستھرے پتھروں سے بنی ہوئی طویل اور بہت بڑی سرنگ تھی۔ جسے نہایت مہارت اور نہایت خوبصورت انداز میں ایک بڑے میدانی علاقے میں بنایا گیا تھا۔ سرنگ کے دونوں اطراف میں بڑے بڑے درخت تھے جو جنگل کی طرح ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔

سرنگ کے سامنے کی زمین بالکل خالی تھی جہاں آب و گیاہ کا نشان تک نہ تھا۔ زمین بے حد ٹھوس اور سرمئی رنگ کی تھی جیسے سرمئی رنگ کا وہاں باقاعدہ صاف ستھرا فرش بنا دیا گیا ہو۔ سرنگ ان درختوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی کافی دور چلی گئی تھی۔ جس کے دوسرے سرے پر ایک گول اور بہت اونچی عمارت سی بنی ہوئی

تھی۔ یہ عمارت بھی بڑے بڑے اور صاف ستھرے پتھروں سے بنائی گئی تھی۔ اندر سے یہ عمارت ایک بہت بڑے اور گول کمرے کی شکل میں تھی۔

سرنگ اور گول کمرے میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ وہاں عجیب اور پراسرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میدان اور درختوں سے بھرا سارا علاقہ بھی ویران اور خاموش تھا۔

وہاں جانور تو جانور ایک چھوٹا سا پرندہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر سو خاموشی اور گہرا سکوت تھا۔ جیسے اس علاقے میں دور دور تک زندگی کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

پھر اچانک درختوں کے عقب میں موجود پہاڑیوں کے پیچھے سے ایک عجیب و غریب انسان اڑتا ہوا اس طرف آتا دکھائی دیا۔ اس انسان نے باقاعدہ انسانوں جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے پیروں میں جوتے بھی تھے۔ وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا آرہا تھا۔ اس عجیب و غریب انسان کا چہرہ بے حد بھیانک تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے سر پر دیوؤں جیسے دو

سینگ تھے۔ اس کے کان لمبے اور آنکھیں گول اور بے حد بڑی بڑی تھیں۔ اسی طرح اس کے ہاتھ بھی بے حد بڑے بڑے تھے۔ وہ آنکھیں جھپکائے بغیر اڑ رہا تھا۔

وہ پرندوں کی طرح اڑتا ہوا اس سرمئی میدان کی طرف آیا اور پھر سیدھا ہو کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا غار کے دہانے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''آلوک، جالوک ، سالوک باہر آؤ۔ میں واپس آ گیا ہوں۔''_____اس نے غار کے دہانے کی طرف دیکھتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں بے پناہ گھن گرج تھی۔ اس کی خوفناک آواز غار کے ساتھ ساتھ ہر طرف پھیل گئی تھی۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر دہانے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اسے غار میں بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ چند لمحوں بعد غار سے اس کے قد کاٹھ کے تین انسان نکل کر باہر آ گئے۔ ان میں سے ایک کے سر پر بال تھے جو جگہ جگہ سے اوپر اٹھے ہوئے تھے۔ اس کا منہ لمبوترا تھا۔ اس کے کان بھی عام انسانوں جیسے تھے مگر اس کے ہاتھ پاؤں بے حد موٹے تھے۔ اس نے

سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا جبکہ اس کے پیچھے آنے والے دونوں انسانوں کے سروں پر سینگ تھے۔ ایک نے نیلے رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر پر بالوں کی ایک لمبی چوٹی تھی۔ وہ ان سب سے زیادہ بھیانک خوفناک اور بڑے ڈیل ڈول کا مالک تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں۔ اس کے چہرے پر گھنی مونچھیں بھی تھیں۔ اس کے پیروں میں جوتے نہیں تھے۔ اس کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن بھی نوکیلے اور خاصے بڑھے ہوئے تھے جبکہ دوسرے انسان کے کان لمبے تھے اور اس کے گال بے حد موٹے نظر آ رہے تھے۔ اس نے عام انسانوں کی طرح لباس پہن رکھا تھا۔

''تم آ گئے ہالوک دیو۔ بولو۔ کیا خبر لائے ہو۔ کچھ پتہ چلا اس کا۔''_____بڑی بڑی مونچھوں والے نے آنے والے دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے اسے ہر جگہ تلاش کر لیا ہے مگر مجھے اس کا کہیں پتہ نہیں چلا جالوک دیو۔ لگتا ہے وہ آدم زاد ابھی اس دنیا میں آیا ہی نہیں ہے۔''_____آنے والے

دیو نے کہا جس کا نام ہالوک دیو تھا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم نے ساری دنیا کے انسانوں کو دیکھ لیا ہے۔ کیا ان میں کوئی بھی وہ آدم زاد نہیں ہے جسے تم برسوں سے تلاش کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔آلوک دیو نے کہا۔ اس نے زرد لباس پہن رکھا تھا اور اس کے گال بڑے بڑے تھے۔

''ہاں۔ میں نے پوری دنیا کا چکر لگایا ہے۔ دنیا کے ہر انسان کو میں نے غور سے دیکھا تھا مگر مجھے وہ چہرہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ جس کی مجھے تلاش تھی۔'' ہالوک دیو نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبلوک نے تو کہا تھا کہ وہ آدم زاد اسی دنیا میں ہے اور اسے اس دنیا میں آئے ہوئے پچاس سال ہو چکے ہیں۔''۔۔۔۔۔بالوں والے دیو سالوک نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبلوک کی ساری باتیں مجھے یاد ہیں۔ میں بھی اسی انسان کی تلاش میں گیا تھا۔ میں نے دنیا کا کونا کونا چھان مارا ہے۔ مگر وہ آدم زاد مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ پھر ایک ملک میں جا کر میں

نے اس انسان کا خاکہ ذہن میں لا کر جوسام جادو کر دیا۔ جوسام جادو نے فوراً اس ملک کے لوگوں کی عمریں پچاس سال بڑھا دیں۔ اس جادو نے اس ملک کے بچوں کو بوڑھا بنا دیا تھا اور سب کے سب انتہائی دبلے پتلے ہو گئے تھے۔ میں نے اس ملک کے ایک ایک بوڑھے کو جا کر دیکھا مگر ان میں سے کوئی بھی وہ آدم زاد نہیں تھا جس کا نام عمرو ہے۔ میں جوسام جادو پوری دنیا کے انسانوں پر چلانا چاہتا تھا تاکہ ان میں سے عمرو مجھے آسانی سے مل جائے۔ مگر جبلوک کی غیبی آواز نے مجھے ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس ملک پر جوسام جادو چلا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ میرے جادو نے اس ملک کے تمام آدم زادوں کی عمریں پچاس پچاس سال بڑھا دی ہیں۔ سب کے سب بوڑھے اور انتہائی دبلے پتلے ہو گئے ہیں۔ ان پر جوسام جادو کا ایسا اثر ہوا ہے کہ اب ان میں سے کوئی ہلاک بھی نہیں ہوگا۔ نہ کوئی آدم زاد ان کو ہلاک کر سکے گا اور نہ ہی انہیں کبھی موت آئے گی۔ انہیں موت اسی صورت میں آئے گی جب ان کی

اصلی عمریں انہیں واپس لوٹا دی جائیں۔ اور اگر میں نے ساری دنیا پر جوسام جادو چلا دیا تو دنیا کے تمام انسان بوڑھے اور دبلے پتلے ہو جائیں گے۔ عمرو کی طرح اور پھر انہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس لئے میں نے پوری دنیا پر جوسام جادو نہیں چلایا اور اسی طرح عمرو کو تلاش کرتا رہا۔ آخرکار مایوس ہو کر میں واپس آ گیا ہوں۔"——ہالوک دیو یوں کہتا چلا گیا جیسے وہ انہیں کوئی دلچسپ کہانی سنا رہا ہو۔

"اوہ۔ پھر کیا تم نے اس ملک کے لوگوں پر کیا ہوا جوسام جادو ختم کر دیا تھا۔"——جالوک دیو نے پوچھا۔

"نہیں۔ جبلوک نے مجھ سے کہا تھا کہ جوسام جادو کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ اس جادو کے اثر کو اسی صورت میں ختم کیا جا سکتا ہے جب تک جادو چلانے والا ہلاک نہ ہو جائے۔"——ہالوک دیو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس ملک کے لوگ اپنی اصلی حالت میں اب تب ہی آئیں گے جب تم ہلاک ہو جاؤ گے۔"——آلوک دیو نے کہا۔

"ہاں۔ جبلوک نے یہی کہا تھا۔ اب میں ان لوگوں

کو اصلی حالت میں لانے کے لئے ہلاک تو ہو نہیں سکتا۔ اس لئے میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ آیا ہوں۔ پڑے سڑتے رہیں۔ مجھے کیا۔''_____ہالوک دیو نے منہ بنا کر کہا۔

''جبلوک جب تم سے مخاطب ہوا تھا تو تم اس سے پوچھ لیتے کہ تمہیں عمرو کہاں مل سکتا ہے۔ تمہارا اس طرح خالی ہاتھ آنا مجھے پسند نہیں آیا۔''_____جالوک دیو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جبلوک ان انسانوں پر میرے جوسام جادو چلانے پر غصے میں آ گیا تھا۔ وہ مجھ پر بے حد غضبناک ہو رہا تھا۔ جس سے میں ڈر گیا تھا۔ اس لئے مجھے اس سے عمرو کے بارے میں پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔'' ہالوک دیو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم بھی عقل سے کام کیا کرو نا۔ عمرو کو تلاش کرنے کے لئے تمہیں اس طرح ہزاروں لاکھوں انسانوں کو بوڑھا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہو سکتا ہے عمرو اسی ملک میں ہو۔''_____جالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسی ملک میں۔ کیا مطلب۔ میں نے تو وہاں ایک ایک آدم زاد کو دیکھا تھا تجھے تو عمرو وہاں کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔''_____ہالوک دیو نے کہا۔

''احمق۔ تم نے اس ملک کے آدم زادوں کی عمریں پچاس سال تک بڑھا دی تھیں جس سے اس ملک کے بچے بھی بوڑھے ہو گئے ہوں گے۔ عمرو پہلے ہی پچاس برس کا ہے اگر جوسام جادو کا اثر اس پر ہوا ہو گا تو اس کی عمر سو سال کی ہو گئی ہو گی۔ سو سالہ بوڑھے عمرو کو تم کیسے پہچان سکتے ہو۔''_____جالوک دیو نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ یہ خیال تو واقعی میرے ذہن میں نہیں آیا تھا۔''_____ہالوک جن نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''آتا بھی کیسے۔ تمہارے دماغ میں سوائے بھوسے کے اور کچھ ہے بھی تو نہیں۔''_____جالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا اور ہالوک دیو اس کی بات سن کر برے برے منہ بنانے لگا۔

''اس احمق نے تو لگتا ہے سارا کام ہی خراب کر دیا ہے۔ اب کیا کیا جائے جالوک دیو۔ عمرو کو کہاں اور

کیسے تلاش کیا جائے۔ اگر وہ نہ ملا تو ہم کیا کریں گے۔''_____آلوک دیو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میں خود بھی پریشان ہو گیا ہوں آلوک دیو۔ ہمارے لئے عمرو کا ملنا بے حد ضروری ہے۔ اگر وہ نہ ملا تو ہم ہمیشہ یہاں پڑے سڑتے رہیں گے۔ نہ ہم کچھ کھا سکیں گے نہ پی سکیں گے۔ ہمارے قد گھٹتے رہیں گے۔ ابھی ہم آدم زادوں کے قد کے برابر ہیں۔ آہستہ آہستہ ہمارے یہ قد بھی گھٹتے جائیں گے اور پھر ہم طاقتور اور خوفناک دیوؤں سے بالکل ہی بونے دیو بن کر رہ جائیں گے۔''_____جالوک دیو نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''بب۔ بب بونے دیو۔ اوہ۔ اگر ہم بونے دیو بن گئے تو ہم واپس اپنی دنیا میں کیسے جائیں گے۔'' سالوک دیو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی خیال سے تو خود میری جان بھی سوکھی جا رہی ہے۔ بہرحال آؤ اندر جا کر سوچتے ہیں۔ تم بھی آجاؤ ہالوک دیو۔''_____جالوک دیو نے کہا اور پھر وہ مڑا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

باقی تین دیو بھی اس کے پیچھے غار میں چلے گئے اور وہاں ایک بار پھر پہلے جیسی خاموشی اور گہرا سکوت طاری ہو گیا۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ اس خنجر نے تمہیں نقصان کیوں نہیں پہنچایا۔''_____عمرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر امیر ہامان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک بار تو کیا تم ہزار بار بھی خنجر مارو گے تو اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''اوہ۔ مگر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم سچ مچ انسان تو ہو نا اور کیا واقعی تم امیر ہامان ہی ہو۔ شہزادہ ساہام کے دوست اور وزیر زادے۔''_____عمرو نے اسے شک کی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمروعیار۔ میں وہی امیر ہامان ہوں۔ بہرحال

اب تو تمہیں یقین آ جانا چاہیے کہ میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ میری عمر بیس سال کی ہے مگر جاسوم جادو کی وجہ سے اب میں ستر سال کا بوڑھا ہو گیا ہوں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''جاسوم جادو۔''_____عمرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہم پر جاسوم جادو چلایا گیا ہے۔ اسی جادو کی وجہ سے ملک جاسان کے تمام انسانوں کی عمریں بڑھ گئیں ہیں اور وہ سب کے سب میری طرح دبلے پتلے اور کمزور ہو کر رہ گئے ہیں۔ اب ملک جاسان بوڑھوں کا ملک بن گیا ہے جہاں نہ کوئی جوان ہے اور نہ کوئی بچہ۔ اور تمہیں یہ جان کر اور زیادہ حیرت ہو گی کہ اس جاسوم جادو کا اثر وہاں صرف مردوں پر ہی ہوا تھا۔ عورتیں اور بچیاں اس جادو کے اثر سے محفوظ رہی ہیں اور ایسا کیوں ہوا۔ میں نہیں جانتا۔ ہماری حالت دیکھ کر ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں اور بیویاں ہر وقت آٹھ آٹھ آنسو روتی رہتی ہیں۔''_____امیر ہامان نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مگر یہ جاسوم جادو وہاں چلایا کس نے اور

کیوں۔ یہ کیسا جادو ہے جس سے نہ صرف مرد بوڑھے ہو گئے ہیں بلکہ سوکھ کر ہڈیوں کے ڈھانچے بن گئے ہیں۔''_____عمرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''یہ سب میں نہیں جانتا۔ جاسوم جادو کس نے چلایا ہے اور کیوں چلایا ہے۔ اس کے بارے میں، میں قطعی طور پر لاعلم ہوں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''تو پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ملک جاسان پر جاسوم جادو چلایا گیا ہے۔''_____عمرو نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''بادشاہ سلامت کے کہنے پر شاہی نجومی نے حساب کتاب لگایا تھا مگر وہ صرف اتنا ہی معلوم کر سکا تھا کہ ملک جاسان پر جاسوم جادو چلایا گیا ہے۔ شاہی نجومی نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمیں اس سلسلے میں عمروعیار کی مدد لینی چاہیے۔ وہی ہمیں اس عجیب و غریب اور انوکھی مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے۔ بادشاہ سلامت تمہارے پاس کسی شاہی ایلچی کو بھیجنا چاہتے تھے۔ لیکن شہزادہ ساہام کے کہنے پر میں یہاں آ گیا تاکہ تمہیں ملک

جاسان کی حالت کے بارے میں بہتر طور پر بتا سکوں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ یہ بتاؤ تم کب سے اس حالت میں مبتلا ہو۔ میرا مطلب ہے ملک جاسان پر جاسوم جادو کب چلایا گیا تھا۔''_____عمرو نے اس سے پوچھا۔

''ہم پچھلے دس روز سے اس حالت میں ہیں۔ رات سونے کے بعد جب اگلی صبح ہم جاگے تو ہماری یہ حالت بن چکی تھی۔ ساری رعایا روتی دھوتی ہوئی سڑکوں پر آ گئی تھی۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یکلخت وہ اس قدر بوڑھے اور اس قدر دبلے پتلے کیسے ہو گئے ہیں۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''کیا تمہیں بھوک پیاس بھی نہیں لگتی۔''_____عمرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمیں بھوک پاس بھی لگتی ہے اور ہم ایسے ہی کام کرتے ہیں جیسے پہلے کرتے تھے۔ جو لوگ بوڑھے تھے وہ اور زیادہ بوڑھے ہو کر بستروں سے لگ گئے ہیں ورنہ ہماری معمولات

زندگی پہلے جیسے ہی ہیں۔''_____امیر ہامان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ جاسوم جادو نہ جانے کیسا جادو ہے جس نے ملک جاسان کے تمام مردوں کو اس قدر انوکھی بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔ سب کے سب دبلے پتلے اور بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آخر ایسا جادو چلانے کا کسی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔''_____عمرو نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

''یہ سوچ سوچ کر تو ہم سب پاگل ہوئے جا رہے ہیں۔ ہمیں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم سے کوئی بہت بڑی غلطی ، بہت بڑا جرم ہو گیا ہے جس سے قدرت نے ہمیں اس قدر بھیانک اور خوفناک سزا دے دی ہے۔''_____امیر ہامان نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ قدرت کسی کو جادو سے سزا نہیں دیتی۔ مجھے تو یہ کوئی شیطانی معاملہ لگ رہا ہے۔''_____عمرو نے کہا۔

''شیطانی معاملہ۔ کیا مطلب۔ کیا کسی شیطان نے ہمیں اس انوکھی بیماری میں مبتلا کیا ہے۔''_____عمرو کی

بات سن کر امیر ہامان نے چونک کر کہا۔

''لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔ بہرحال تم یہیں رکو۔ میں کسی غلام کو کہہ کر تمہارے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہوں۔ جب تک میں واپس نہ آؤں تم یہیں رہنا جانا مت۔''_____عمرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مگر تم جا کہاں رہے ہو۔''_____امیر ہامان نے پوچھا۔

''واپس آ کر بتاتا ہوں۔ تم بس میرا انتظار کرو۔'' عمرو نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا خیمے سے باہر نکل گیا۔

انسانی قد کاٹھ جیسے چاروں بھیانک شکلوں والے دیو گول کمرے میں دیواروں سے ٹیک لگائے الگ الگ بیٹھے تھے۔ ان سب کے چہرے بگڑے ہوئے تھے اور وہ انتہائی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے قد اب مزید چند انچ کم ہو گئے تھے۔

''ہم نے آدم زادوں کی دنیا میں آکر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ آدم زادوں کی دنیا میں آکر میں اس مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا تو میں کبھی تم تینوں کے ساتھ نہیں آتا۔''_____سالوک دیو نے اچانک سر جھٹکتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس مصیبت میں تم اکیلے نہیں ہم تینوں بھی مبتلا

ہیں سالوک دیو۔''_____آلوک دیو نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے آلوک دیو۔ تم نے ہی ہم سب کو آدم زادوں کی دنیا میں آنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ ہونہہ۔ دیو نگری میں ہم اچھے بھلے لمبے تڑنگے، طاقتور اور انتہائی طویل قامت دیو تھے۔ مگر اب۔ اب ہم انسانوں کی طرح کمزور اور دبلے پتلے ہو کر رہ گئے ہیں اور دن بدن ہمارے قد گھٹتے ہی جا رہے ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو اگلے کچھ ہی دنوں میں ہم بونے اور پھر بونوں سے بھی کیڑوں جتنے بن کر رہ جائیں گے۔ پھر شاید ہمارا وجود ہی مٹ جائے۔'' آلوک دیو نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نے تو تم سب کو آدم زادوں کی دنیا کی سیر کرنے کے لئے کہا تھا۔ تم سے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم انسانوں کو پکڑ کر انہیں درندوں کی طرح چیر پھاڑ کر کھانا شروع کر دو۔ انسانوں کو کھانا ہی تھا تو کسی اور طرف چلے جاتے۔ یہاں ساری دنیا آدم زادوں سے بھری پڑی ہے۔ تم ہمیں لے کر جادوگروں کی بستی میں جا گھسے تھے۔ اگر ہم ان جادوگروں کو ہلاک نہ کرتے

انہیں نہ کھاتے تو آدم زاد شادل جادوگر کبھی ہم پر جادو نہ کرتا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ شادل جادوگر نے ہمیں اپنی جادوئی بستی سے اٹھا کر یہاں پھینک دیا تھا اور ہم یہاں گر کے بے ہوش ہو گئے تھے۔ اگر ہم دیو نہ ہوتے تو وہ ہمیں جادو سے فوراً ہلاک بھی کر سکتا تھا۔'' جالوک دیو نے کہا۔

''اچھا بس۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب ہمیں معلوم ہے نا کہ ہم اس مصیبت سے کیسے چھٹکارہ پا سکتے ہیں۔ بس ہمیں ایک عمروعیار نامی آدم زاد مل جائے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ اس مصیبت سے نجات ملتے ہی ہم واپس اپنی دیو نگری میں لوٹ جائیں گے اور پھر کبھی بھول کر بھی آدم زادوں کی دنیا میں نہیں آئیں گے۔ کم از کم میں تو کبھی بھی نہیں آؤں گا۔ آدم زاد واقعی خطرناک ہوتے ہیں۔''_____ہالوک دیو نے کہا۔

''ہم آدم زادوں کی دنیا میں دوبارہ آئیں گے یا نہیں یہ بعد کی بات ہے۔ پہلے یہاں سے واپس دیو نگری میں تو جانے کے قابل ہو جائیں۔ تم کون سا

عمرو کو تلاش کر لائے ہو۔''_____جالوک دیو نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے کوشش تو کی تھی۔ اب عمرو مجھے نہیں ملا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''_____ہالوک دیو نے اس سے بھی برا منہ بنا کر کہا۔

''تمہاری کوشش بھی احمقانہ تھی۔ صحیح طریقے سے کوشش کی ہوتی تو تم عمرو کو لے آتے۔''_____سالوک دیو نے کہا۔

''میں احمق نہیں ہوں سمجھے تم۔''_____ہالوک دیو نے اسے خوفناک نظروں سے گھور کر کہا۔

''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ احمق نہیں بلکہ احمقوں کا سردار ہے۔''_____جالوک دیو نے کہا اور آلوک اور سالوک دیو ہنس پڑے جبکہ ہالوک دیو انہیں غضبناک نظروں سے گھورنے لگا۔

''تم میری توہین کر رہے ہو جالوک دیو۔ تم ہم سے زیادہ طاقتور ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تم سے کمزور ہوں۔ میرے بازوؤں میں اب بھی اتنی طاقت ہے کہ میں تمہارے ٹکڑے اڑا سکوں۔'' ہالوک

دیو نے دہاڑ کر کہا۔

''کیا کہا۔ تم میرے ٹکڑے اڑاؤ گے۔ میرے۔ جالوک دیو کے۔''۔۔۔۔جالوک دیو نے آنکھیں نکال کر اس سے بھی زیادہ خوفناک انداز میں دہاڑ کر کہا۔

''تم بار بار میری توہین کرو گے تو میں غصے میں آ کر کچھ بھی کر سکتا ہوں۔''۔۔۔۔ہالوک دیو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم میرے مقابلے میں پدی سے بھی زیادہ حقیر ہو ہالوک دیو۔ میرا ایک زور دار تھپڑ تمہارے تن سے تمہارا سر جدا کر سکتا ہے۔''۔۔۔۔جالوک دیو نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''اور میں سر کی ٹکر مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ سکتا ہوں۔''۔۔۔۔ہالوک دیو نے بھی اسی انداز میں کہا۔ اس کی بات سن کر جالوک دیو نتھنوں سے خوفناک آوازیں نکالتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ بات ہے۔ تو آؤ باہر میدان میں۔ دیکھتا ہوں تم کیسے میرا پیٹ پھاڑتے ہو۔''۔۔۔۔جالوک دیو نے گرج کر کہا تو ہالوک دیو بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''آؤ۔ میں تیار ہوں۔''۔۔۔۔ہالوک دیو نے غرا کر

کہا۔

''بیٹھ جاؤ تم دونوں۔ ایک تو ہم پہلے ہی پریشان ہیں۔ اب تم دونوں نے بھی لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا ہے۔''۔۔۔۔۔سالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو اس احمق سے کہو کہ یہ اپنا منہ بند کر لے۔ میں اس کا فضول .بولنا برداشت نہیں کر سکتا''۔۔۔جالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم بھی مجھے بار بار احمق کہنا بند کرو۔ میں بھی اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا''۔۔۔۔۔ہالوک دیو نے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے پر مزید غضبناک ہوتے اچانک انہیں ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چیخ کی آواز سن کر وہ چاروں یکلخت چونک پڑے۔

امیر ہامان کو اپنے خیمے میں چھوڑ کر عمرو دوسرے خیمے میں آ گیا تھا۔ یہ خیمہ اس کے دوست کا تھا جو خالی تھا۔ خیمے میں آ کر عمرو نے امیر ہامان کی باتوں کی تصدیق کے لئے زنبیل سے سنہری تختی نکال لی تھی۔ وہ سنہری تختی سے جاننا چاہتا تھا کہ ملک جاسان پر اگر واقعی جاسوم جادو چلایا گیا ہے تو وہ جادو کس نے اور کیوں چلایا تھا۔

عمرو کے پوچھنے پر سنہری تختی نے امیر ہامان کی باتوں کی تصدیق کر دی تھی۔ امیر ہامان نے اسے جو کچھ بتایا تھا وہ جھوٹ نہیں تھا۔ پھر سنہری تختی نے عمرو کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ جاسوم جادو کس نے اور کس

مقصد کے لئے چلایا تھا۔

''کیا مطلب۔ جاسوم جادو چلا کر ہالوک دیو نے وہاں موجود تمام لوگوں کو مجھے یعنی عمرو بنانے کی کوشش کی تھی۔ میں سمجھا نہیں سنہری تختی۔ مجھے ساری تفصیل بتائی جائے۔ مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ وہ چاروں دیو کون ہیں اور وہ مجھے کیوں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔''——— عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ سنہری تختی پر جو الفاظ لکھے تھے وہ مٹ گئے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھرنے لگے۔

''عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ چاروں دیو دیو نگری کے رہنے والے ہیں۔ چاروں دوست ہیں اور ان چاروں دیوؤں کو عام طور پر دیو نگری میں شرارتی دیو بھی کہا جاتا ہے کیونکہ شرارتیں اور شیطانیاں کرنے میں ان دیوؤں کو ملکہ حاصل ہے۔ ان کی شرارتوں سے دیو نگری کے دیو بھی محفوظ نہیں ہیں۔ بعض اوقات ان چاروں دیوؤں کی شرارتیں اس حد تک خطرناک ہو جاتی ہیں جن سے دوسرے دیوؤں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ان سے شرارت شرارت میں ہی کئی دیوؤں کی جانیں

بھی جا چکی ہیں۔ اس بار ان چاروں دیوؤں نے آدم زادوں کی دنیا میں سیر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ دیو نگری سے نکل آئے۔ آدم زادوں کی ایک بستی میں آکر جب انہیں بھوک پیاس نے ستایا تو انہوں نے آدم زادوں کی اس بستی پر حملہ کر دیا اور انسانوں کو ہلاک کر کے کھانے لگے۔ وہ بستی جادوگروں کی بستی تھی۔ اس جادوگروں کی بستی کا سردار بستی سے باہر گیا ہوا تھا۔ وہ بے حد طاقتور جادوگر تھا۔ اگر وہ بستی میں ہوتا تو اپنی طاقتوں سے وہ ان دیوؤں کو بستی پر حملہ کرنے سے پہلے مار بھگاتا۔ مگر جب وہ واپس آیا تو شرارتی دیو اس کی آدھی سے زیادہ بستی تباہ کر چکے تھے۔ سردار جادوگر نے جب بستی میں آکر ان دیوؤں کو بستی تباہ کرتے دیکھا تو اسے شدید غصہ آیا۔ اس نے فوراً ایک جادو چلا کر ان چاروں دیوؤں کو بستی سے اٹھا کر دور پھینک دیا۔ اگر ان دیوؤں کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اس جادو سے فوراً ہلاک ہو جاتا۔ مگر شرارتی دیو بھی چونکہ جادو جانتے تھے اس لئے وہ سردار جادوگر کے جادو سے صرف بے ہوش ہوئے تھے۔ پھر

کئی روز بعد انہیں ایک پہاڑی علاقے میں ہوش آیا تو وہ نہ صرف کمزور ہو گئے تھے بلکہ ان کے قد کاٹھ بھی بے حد کم ہو گئے تھے۔ ان کی جادوئی طاقتیں بھی آدھی رہ گئی تھیں اور وہ بے حد کمزور دبلے پتلے بھی ہو گئے تھے۔ اپنی ایسی حالت دیکھ کر وہ بے حد حیران ہوئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے واپس دیو نگری جانے کا سوچتے ان کا ایک جادو پتلا وہاں آ گیا جو ان کا محافظ پتلا تھا۔

اس جادو پتلے نے انہیں بتایا کہ سردار جادوگر نے ان پر جو جادو چلایا ہے۔ اس جادو سے وہ ہلاک تو نہیں ہوئے تھے مگر اس جادو نے ان دیوؤں کی بہت سی طاقتیں ختم کر دی ہیں اور وہ انتہائی کمزور ہو گئے ہیں۔ سردار جادوگر کا چلایا ہوا جادو انہیں ہر روز نئے دن کے نکلتے ہی اسی طرح کمزور کرتا رہے گا اور ان کے قد اسی طرح گھٹتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ بونے اور پھر بونوں سے بھی کم تر ہو کر کیڑوں سے بھی چھوٹے دیو بن کر رہ جائیں گے۔ دیو نگری میں وہ چاروں دوسرے دیوؤں کے مقابلے میں بے حد طاقتور

اور خوفناک دیو تھے۔ جس کی وجہ سے دیو نگری کے دیو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ لیکن اب وہ جس قدر کمزور ہو گئے تھے اور جتنے ان کے قد گھٹ گئے تھے۔ اگر وہ ایسی حالت میں دیو نگری میں جائیں گے تو دیو نگری کے دیو جو ان کی شرارتوں سے پہلے ہی ان سے نالاں ہیں انہیں کمزور دیکھ کر فوراً انہیں ہلاک کر دیں گے۔

ان دیوؤں کی جادوئی طاقت جادو بونے جس کا نام جبلوک ہے نے انہیں مشورہ دیا کہ جب تک وہ دوبارہ پہلے جیسی حالت میں نہیں آجاتے اس وقت تک وہ دیو نگری میں واپس نہ جائیں۔ جبلوک نے شرارتی دیوؤں کے رہنے کا وہیں انتظام کر دیا تھا۔ سردار جادوگر کے جادو کا ایک اثر ان دیوؤں پر یہ بھی ہوا تھا کہ ان دیوؤں کی بھوک پیاس بھی ختم ہو گئی تھی۔ انہیں جبلوک نے یہ بھی بتایا تھا کہ اب جب تک وہ یہاں رہیں گے انہیں اسی طرح بھوکا پیاسا ہی رہنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے کچھ کھانے پینے کی کوشش کی تو سردار جادوگر کے کئے ہوئے جادو کا اثر ان پر اور زیادہ بڑھ جائے

گا۔ ابھی تو ان کے جسم ایک دن کے وقفے کے بعد گھٹتے ہیں۔ اگر انہوں نے کھانا پینا شروع کر دیا تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ ہی لمحوں میں ان کے وجود ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔ یہ سب جان کر شرارتی دیو بے حد پریشان ہوئے تھے۔ وہ جلد سے جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقتیں حاصل کر لینا چاہتے تھے۔ اس پر جبلوک نے انہیں تمہارے بارے میں بتایا۔ جبلوک نے ان سے کہا کہ اگر انہیں ایک ایسا آدم زاد مل جائے جس نے بے شمار دیوؤں کو ہلاک کیا ہو اور وہ اس آدم زاد یعنی عمرو کو کسی طرح سے ہلاک کر دیں تو اس آدم زاد کے ہلاک ہوتے ہی ان دیوؤں پر سے سردار جادوگر کا جادو ختم ہو جائے گا۔ وہ نہ صرف پہلے جیسے لمبے تڑنگے ہو جائیں گے بلکہ ان کی طاقتوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ جبلوک نے ان سے کہا تھا کہ ایسا آدم زاد اس دنیا میں ایک ہی ہے وہ کہاں ہے اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا۔ عمرو کو تلاش کرنے کے لئے وہ ساری دنیا میں ایک ایک کر کے جائیں اور جہاں بھی انہیں عمرو ملے اسے اٹھا کر لے

آئیں اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کے خون کو اپنے چہرے پر لگا لیں۔ عمرو کا خون چہروں پر لگتے ہی ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جبلوک نے ان کے سامنے اپنی شکل بدل لی تھی۔ وہ تمہاری شکل میں ان کے سامنے تھا تاکہ وہ تمہیں پہچان لیں اور پھر انہیں تمہیں تلاش کرنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔"_____سنہری تختی عمرو کو ساری تفصیل بتاتی چلی گئی۔

"ہونہہ۔ تو وہ دیو مجھے ہلاک کرنے کے لئے ڈھونڈ رہے ہیں تاکہ میرا خون اپنے چہروں پر لگا کر اپنی کھوئی ہوئی طاقتیں حاصل کر سکیں۔"_____عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اسے جیسے کوئی خیال آیا۔

"سنہری تختی۔ ہالوک دیو کے پاس اگر اتنی طاقتیں ہیں کہ وہ ساری دنیا کے انسانوں کو دیکھ سکتا ہے تو پھر اسے میں کیوں نہیں ملا۔ میں یہیں سردار امیرحمزہ کے لشکر میں ہی تھا اگر اس دیو نے ساری دنیا میں گھوم پھر کر ہر انسان کا چہرہ دیکھا تھا تو پھر میں اسے کیوں نظر نہیں آیا۔"_____عمرو نے پوچھا۔ سنہری تختی صاف

ہوئی اور پھر اس پر نئے الفاظ آ گئے۔

''عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کو غیبی حالت میں جا کر دیکھنے کی طاقت ان میں سے صرف ہالوک دیو کے پاس ہے۔ اس کام کے لئے اسے ہی بھیجا گیا تھا اور ہالوک دیو بے حد کاہل اور سست دیو ہے۔ وہ کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کرتا۔ اس نے چند ایک ملکوں میں جا کر انسانوں میں تمہیں تلاش کیا تھا اور پھر ملک جاسان میں جا کر اس نے جاسوم جادو چلا دیا تھا تاکہ ان میں سے اسے عمروعیار مل جائے۔ اگر اس نے ساری دنیا کے انسانوں کو دیکھ لیا ہوتا تو وہ اب تک تمہیں یہاں سے لے گیا ہوتا۔''

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب وہ دیو کیا کریں گے۔ کیا وہ دوبارہ میری تلاش میں ہالوک دیو کو ہی بھیجیں گے۔''_____ عمرو نے پوچھا۔

''عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ ان دیوؤں کو اب عمرو کو تلاش نہیں کرنا پڑے گا۔ اگر عمرو ملک جاسان کو انوکھے جادو اور مصیبت سے بچانا چاہتا ہے تو اس کے لئے اب شرارتی دیوؤں کے پاس اسے خود جانا پڑے گا۔

ملک جاسان کی مصیبت اب اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے جب ہالوک دیو ہلاک ہو جائے یا کر دیا جائے۔'' سنہری تختی نے بتایا۔

''اوہ۔ پہلے دیو میری تلاش کر رہے تھے۔ اب مجھے ان دیوؤں کو تلاش کرنا پڑے گا۔ مجھے بتایا جائے کہ ان دیوؤں کو میں کیسے ہلاک کر سکتا ہوں۔''_____ عمرو نے کہا۔ سنہری تختی پر پہلے الفاظ صاف ہوئے اور ان کی جگہ نئے الفاظ آ گئے۔ جنہیں عمرو نے پڑھنا شروع کر دیا۔ سنہری تختی پر لکھے الفاظ پڑھتے ہوئے عمرو کی آنکھوں میں شدید حیرت پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ ان شرارتی دیوؤں کو ہلاک کرنے کے لئے عمرو کو جو کرنا تھا وہ بے حد عجیب تھا۔

''**یہ** تو جبلوک کی آواز ہے۔''_____جالوک دیو نے چیخ کی آواز سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ آرہا ہے۔''_____سالوک دیو نے کہا۔ اسی لمحے انہیں اندھیرے میں کسی پانچویں وجود کے تیز تیز سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

''جبلوک۔ کیا یہ تم ہو۔''_____ہالوک نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ہی ہوں۔''_____ایک کڑکدار آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ اچھا ہوا جبلوک تم یہاں آگئے۔ ہم بے حد پریشان ہیں۔ دن بدن ہم کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہمارے قد بھی گھٹتے جا رہے ہیں۔ بتاؤ ہم کیا کریں۔''_____آلوک دیو نے پریشان انداز میں کہا۔

''میں بھی ساری دنیا میں عمرو کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکا ہوں۔ عمرو کا تم نے مجھے جو چہرہ دکھایا تھا۔ وہ مجھے کہیں نہیں ملا ہے۔''_____ہالوک دیو نے کہا۔

''تم نے اپنا کام اگر صحیح ڈھنگ سے کیا ہوتا تو عمرو اب تک تمہیں مل چکا ہوتا۔''_____جبلوک نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا اس نے پھر کوئی حماقت کی تھی۔'' جبلوک کی بات سن کر جالوک دیو نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں۔ یہ عمرو کو تلاش کرنے چند ملکوں میں ہی گیا تھا۔ اس نے تم سے جھوٹ کہا تھا کہ اس نے پوری دنیا کے انسانوں کے چہرے دیکھ لئے ہیں۔''_____جبلوک نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں نے ساری دنیا کے انسانوں کو دیکھا ہے۔''_____ہالوک دیو نے بوکھلا کر کہا۔

''بکواس مت کرو۔ جبلوک جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ تم وقت ضائع کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔''۔۔۔۔جالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''افسوس، ہالوک دیو۔ کیا تمہیں اپنی اور ہماری جانوں کی کوئی فکر نہیں ہے۔''۔۔۔۔سالوک دیو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کی کاہلی اور سستی ہمیں بھی لے ڈوبے گی۔'' آلوک دیو نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تم سب خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ مجھ سے جتنا ہو سکا تھا میں نے کر دیا ہے۔ اب عمرو اگر مجھے نہیں ملا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''۔۔۔۔ہالوک دیو نے منہ بنا کر کہا۔

''تم جیسا احمق دیو حماقتوں کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے۔''۔۔۔۔جالوک دیو نے غرا کر کہا۔

''تم پھر مجھے احمق کہہ رہے ہو جالوک دیو۔''ہالوک دیو نے بھڑک کر کہا۔

''کہوں گا۔ ایک بار نہیں ہزار بار کہوں گا۔ احمق

دیو۔ احمق دیو۔ احمق دیو۔"_____جالوک دیو نے کہا۔

"تم سب خاموش ہو جاؤ۔ میں یہاں تم سے بات کرنے آیا ہوں اور تم آپس میں ہی لڑنے لگ گئے ہو۔"_____جبلوک نے ان کی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لڑنا ان دونوں کی عادت بن چکی ہے۔ تم بتاؤ۔ کیا بات کرنے آئے ہو۔"_____آلوک دیو نے کہا۔

"میں تم سب کو یہ بتانے کے لئے آیا ہوں کہ اب تمہیں عمرو کو تلاش کرنے کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"_____جبلوک نے کہا۔

"کیوں۔ کیا عمرو ہلاک ہو گیا ہے یا اس نے اپنا نام بدل لیا ہے۔"_____ہالوک دیو نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے ملک جاسان میں جاسوم جادو کی جو حماقت کی تھی۔ تمہاری اس حماقت کا عمرو کو پتہ چل گیا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ملک جاسان کے لوگوں پر کیا گیا جاسوم جادو اسی صورت میں ختم ہو سکتا ہے جب تمہیں ہلاک کر دیا جائے۔"_____جبلوک نے کہا۔

"پھر۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔"_____سالوک دیو نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جبلوک کی بات نہ سمجھ پایا ہو۔

"عمرو ایک انسان دوست آدمی ہے۔ وہ صرف شیطان کے پیروکاروں کا دشمن ہے۔ چاہے وہ جن دیو ہوں یا جادوگر اور جادوگرنیاں۔ ہالوک دیو نے ملک جاسان کے ہزاروں لاکھوں انسانوں کو مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ اس لئے عمرو اب یہاں آ کر ہالوک دیو کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تاکہ ملک جاسان کے لوگوں پر کیا گیا اس کا جاسوم جادو ختم ہو سکے۔"_____جبلوک نے کہا۔

"کیا کہا۔ عمرو مجھے ہلاک کرنے آ رہا ہے۔ مجھے۔ ہالوک دیو کو۔ اس کی یہ جرأت۔"_____ہالوک دیو نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم سب شیطان کے پیروکار ہو۔ اس لئے وہ تمہارے ساتھ ساتھ آلوک، سالوک اور جالوک کو بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے۔"_____جبلوک نے کہا اور اس کی بات سن کر دوسرے دیو بھی حیرت اور غصے سے اٹھ کر

کھڑے ہو گئے۔

''اوہ۔ ایک معمولی آدم زاد ہم طاقتور اور خوفناک دیوؤں کو ہلاک کرے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہاں ہے وہ۔ مجھے بتاؤ۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئے میں جا کر ابھی اس کے ٹکڑے اڑا دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔جالوک دیو نے غضبناک ہو کر کہا۔

''اس کے لئے تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے جالوک دیو۔ وہ یہاں آرہا ہے۔ تم سب باہر جا کر اس کا انتظار کرو۔ جیسے ہی وہ تمہیں نظر آئے اس پر ایک ساتھ حملہ کر دینا اور اس کے ٹکڑے اڑا دینا۔ اس کی تلاش میں جا کر تمہیں وقت ضائع کرنے کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔جبلوک نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کب آئے گا وہ یہاں۔'' جالوک دیو نے فوراً کہا۔

''وہ کبھی بھی آسکتا ہے۔ تم باہر چلے جاؤ۔'' جبلوک نے کہا۔ پھر اس نے ان دیوؤں کو چند ہدایات دیں تو دیو سر ہلا کر تیزی سے سرنگ میں بھاگتے چلے گئے۔

ان چاروں دیوؤں کو ہلاک کرنے کے لئے سنہری تختی نے عمرو کو بتایا تھا کہ ایک تو ان دیوؤں کا عمرو کو خالی ہاتھوں مقابلہ کرنا ہوگا۔ دوسرا یہ کہ اسے ان چاروں دیوؤں کو ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے مجبور کرنا ہو گا۔ ان میں سے عمرو تلوار کی مدد سے صرف ایک دیو کو ہلاک کر سکتا ہے اور وہ ہے سالوک دیو جس کے سر پر سینگوں کے بجائے بال ہیں۔

یہ جان کر عمرو پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک دیو کو تو وہ تلوار سے مار دے گا مگر باقی تین دیوؤں کا وہ خالی ہاتھوں کیسے مقابلہ کرے گا اور پھر وہ ایسا کون سا طریقہ اختیار کرے کہ باقی

تین دیو آپس میں ہی لڑنا مرنا شروع کر دیں۔

''ہونہہ۔ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔''_____ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔ پھر وہ دوست کے خیمے سے نکل کر واپس اپنے خیمے میں آیا جہاں امیر ہامان بے صبری سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''کہاں رہ گئے تھے عمروعیار۔ میں تو تمہارا انتظار کرتے کرتے پریشان ہو گیا تھا۔''_____ امیر ہامان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اسے ساری تفصیل بتا دی کہ اس کے اور ملک جاسان کے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اس نے امیر ہامان کو یہ بھی بتایا کہ اس کی اور ملک جاسان کی مصیبت اب صرف ان چاروں دیوؤں کو ہلاک کرنے سے ہی ختم ہو سکتی ہے۔ عمرو نے اسے تسلی دی کہ وہ بے فکر ہو کر واپس اپنے ملک میں لوٹ جائے۔ وہ جلد ہی ان دیوؤں کو ہلاک کر دے گا۔

امیر ہامان نے اس سے پوچھنے کی بہت کوشش کی کہ اسے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوئیں اور وہ ان خطرناک دیوؤں کا کیسے مقابلہ کرے گا مگر عمرو نے

اسے ٹال دیا۔ پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر ایک بار پھر خیمے سے نکل گیا۔ اس نے سردار امیرحمزہ کے پاس جا کر انہیں سارا ماجرا سنایا۔

ملک جاسان کی رعایا کی مصیبت کا سن کر سردار امیرحمزہ بھی پریشان ہو گئے۔ انہوں نے عمرو سے کہا کہ وہ جیسے بھی ہو ان دیوؤں کو ہلاک کر کے ملک جاسان کے شاہی خاندان اور رعایا کو اس انوکھی مصیبت سے نجات دلائے۔ اس کے لئے انہوں نے عمرو کو انعام دینے کا بھی وعدہ کر لیا تھا اور پھر بھلا عمرو، سردار امیرحمزہ سے نیک شگون کے طور پر کچھ لئے بغیر کیسے واپس آ سکتا تھا۔ سردار امیرحمزہ نے اسے نیک شگون کے طور پر گلے سے سچے موتیوں کے دو ہار اتار کر دے دیئے۔ جنہیں پا کر عمرو کی باچھیں کھل گئی تھیں۔ اس نے سردار امیرحمزہ سے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی ان چاروں دیوؤں کو ہلاک کر کے انہیں خوش خبری سنائے گا۔ سردار امیرحمزہ نے اسے کامیابی کی دعائیں دیں اور عمرو انہیں سلام کر کے ان کے خیمے سے نکل آیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے مخصوص سفید عربی نسل

کے گھوڑے پر سوار لشکر سے نکلا جا رہا تھا۔ سنہری تختی نے اسے شمال مشرق کی طرف سفر کرنے کا کہا تھا۔

وہ صبح سے شام تک گھوڑا دوڑاتا رہا۔ پھر شام ہوتے ہوتے وہ ایک طویل پہاڑی سلسلے سے گزر کر ایک جنگل میں آ گیا۔ جنگل زیادہ بڑا نہیں تھا۔ رات کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے ہی عمرو اس جنگل سے نکل گیا۔ اب وہ اپنا گھوڑا ایک چٹیل میدان میں دوڑا رہا تھا۔ اس چٹیل میدان کے آگے ایک صحرا تھا۔ اس صحرا کی دوسری طرف وہ علاقہ شروع ہو جاتا تھا جہاں ان چاروں دیوؤں نے اپنا مسکن بنا رکھا تھا۔

عمرو ساری رات گھوڑا دوڑاتا رہا اور پھر دن نکلتے ہی وہ صحرا کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے پورا ایک دن اور ایک رات سفر کیا تھا۔ وہ اور اس کا گھوڑا بری طرح سے تھک گئے تھے۔

صحرا کے کنارے پر پہنچ کر عمرو نے گھوڑا وہیں چھوڑ دیا اور خود پیدل صحرا کی طرف بڑھ گیا۔ نیند کی وجہ سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ وہیں نرم نرم ریت پر لمبا لیٹ جائے اور گہری

نیند سو جائے۔ مگر ابھی اس کا سفر طویل تھا اور وہ شام ہونے سے پہلے ان دیوؤں کے مسکن تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔ صحرا میں کچھ دور پیدل چلنے کے بعد اس نے زنبیل سے اڑنے والا قالین نکال لیا۔

اس نے قالین زمین پر بچھایا اور پھر وہ قالین پر آ گیا۔ اس نے قالین کو چار شیطانی دیوؤں کے مسکن کی طرف جانے کا حکم دیا تو قالین اسے لئے ہوئے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ قالین کا یہ سفر طویل تھا۔ اس لئے عمرو اطمینان سے قالین پر لیٹ گیا اور پھر اس کی وہیں آنکھ لگ گئی۔

قالین اسے صحرا میں لئے نہایت تیزی سے اڑتا جا رہا تھا۔ قالین دوپہر ڈھلنے تک اڑتا رہا۔ پھر جب عمرو کی آنکھ کھلی تو قالین کی رفتار سست ہو رہی تھی اور وہ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ عمرو فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے نیچے جھانکا تو اسے نیچے ایک گھنا جنگل نظر آیا۔ عمرو سمجھ گیا کہ قالین اسے دیوؤں کے مسکن تک لے آیا ہے۔ اس کی نیند پوری ہو چکی تھی اس لئے وہ اب چاک و چوبند اور ہشاش بشاش ہو گیا

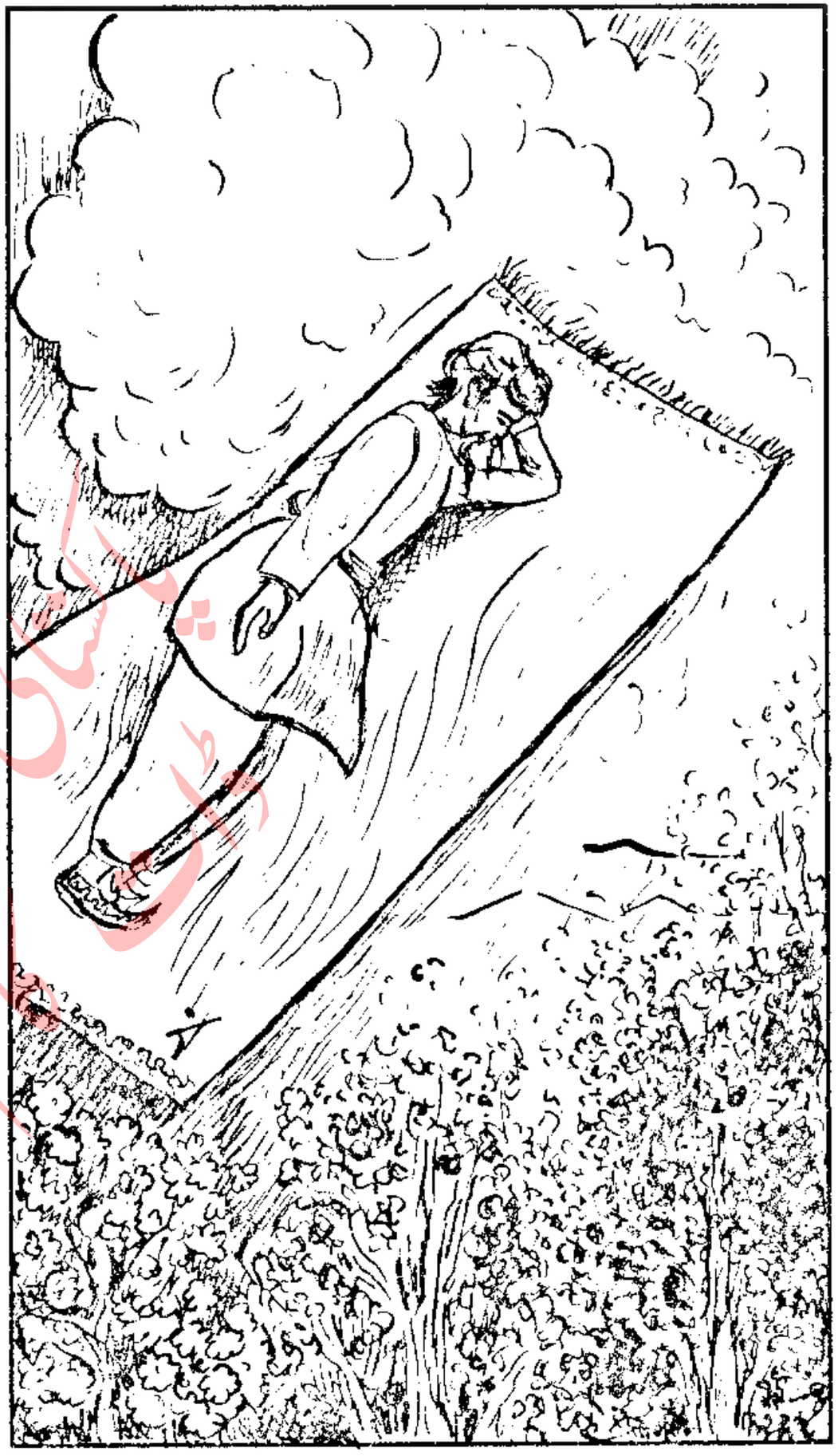

تھا۔ اس نے فوراً زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی اور کاندھوں پر ڈال کر غائب ہو گیا۔

قالین اسے جنگل میں ایک صاف ستھری جگہ پر لے کر اتر آیا۔ جیسے ہی قالین زمین سے لگا عمرو اٹھا اور قالین سے اتر آیا۔ اس نے قالین لپیٹ کر زنبیل میں ڈال لیا۔ پھر اس نے زنبیل سے ایک سرخ موتی نکالا اور اسے زمین پر ڈال دیا۔

''سرخ موتی مجھے شیطان دیوؤں کے مسکن تک لے چلو۔''۔۔۔۔ عمرو نے سرخ موتی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو موتی حرکت میں آ گیا اور ایک طرف لڑھکنے لگا۔ یہ دیکھ کر عمرو اس موتی کے پیچھے ہو لیا۔

جنگل میں چلتے ہوئے وہ ان دیوؤں کو آپس میں لڑانے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا۔ پھر چلتے چلتے اسے سنہری ہیرے کا خیال آیا۔ سنہری ہیرے کا خیال آتے ہی اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر اسے نکالا اور پھر اس نے سنہری ہیرا اپنی پگڑی میں چھپا لیا۔ اس سنہری ہیرے سے وہ اپنا کوئی بھی روپ بدل سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس سنہری ہیرے میں اور بھی کئی خوبیاں تھیں

جن کا عمرو نے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

موتی کافی دیر تک لڑھکتا رہا اور پھر ایک جگہ آ کر رک گیا۔ عمرو نے دیکھا سامنے درختوں کے پیچھے سرمئی رنگ کا ایک بہت بڑا اور صاف ستھرا میدان نظر آیا۔ اس نے جھک کر زمین سے سرخ موتی اٹھا کر زنبیل میں ڈال لیا۔ سلیمانی چادر بدستور اس کے کاندھوں پر تھی۔ وہ آگے بڑھا اور اس سرمئی میدان میں آ گیا۔ دائیں طرف اسے ایک بڑی سی سرنگ کا دہانہ دکھائی دیا تو وہ اس سرنگ کی طرف بڑھنے لگا۔

سرنگ کے دہانے کے پاس آ کر وہ رکا تو اچانک اسے سرنگ سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن کر عمرو چونک پڑا۔ اس نے فوراً زنبیل سے تلوار حیدری نکال لی اور سرنگ کے دھانے سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں اسے سرنگ سے خوفناک شکلوں والے دیو نکلتے دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد چار تھی۔ ان دیوؤں میں سے واقعی تین دیو گنجے تھے اور ان کے سروں پر سینگ تھے مگر ان میں ایک ایسا دیو بھی تھا جس کے سر پر

سینگ نہیں تھے۔ اس کے سر پر بال تھے جو آگ کے شعلوں کی طرح اوپر اٹھے ہوئے تھے۔

چاروں دیو سرنگ سے نکل کر میدان میں آ گئے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہے ہوں۔ پھر ان میں سے بالوں والا دیو اچانک چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں غیبی حالت میں عمرو کھڑا تھا۔

”مجھے اس طرف سے کسی آدم زاد کی بو آ رہی ہے۔“ ——— اس دیو نے کہا تو دوسرے دیو بھی چونک پڑے۔

”کہاں۔ کدھر۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔“ ——— بڑی بڑی مونچھوں والے دیو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس طرف سالوک دیو دیکھ رہا تھا۔

”وہ یہیں ہے۔ عمرو یہیں ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں ابھی پکڑ کر اسے تمہارے سامنے لاتا ہوں۔“ ——— سالوک دیو نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس دیو کی سونگھنے کی حس ضرورت سے

کچھ زیادہ ہی تیز معلوم ہو رہی تھی۔ وہ مسلسل آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسی طرف دیکھے جا رہا تھا جہاں عمرو کھڑا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ غائب ہونے کے باوجود عمرو کو دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے اچانک اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے۔

"رک جاؤ سالوک دیو۔ آگے کہاں جا رہے ہو تم۔" جالوک دیو نے اسے آگے بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار اس طرف ہے۔ میں اس کی تیز بو سونگھ رہا ہوں۔ یہ آدم زاد کی بو ہے اور آدم زاد عمرو کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"_____سالوک دیو نے اس کی طرف سر گھما کر کہا۔ اسی لمحے اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور اس کا سر اچانک اس کے دھڑ سے الگ ہو کر ایک دھماکے سے نیچے آ گرا۔ دوسرے لمحے اس کی گردن سے نکلنے والا خون زمین پر پھیلتا چلا گیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

عمرو نے اسے پیچھے سر گھماتے دیکھ کر موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا اور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر تلوار حیدری اس کی گردن پر مار دی جس کے نتیجے میں سالوک دیو کا سر کٹ کا نیچے جا گرا۔ اس کا سر کٹا دھڑ خون کے فوارے اڑاتا ہوا دوسری طرف الٹ گیا تھا۔

اپنے ساتھی سالوک دیو کا اس طرح سر کٹتے دیکھ کر جالوک، آلوک اور ہالوک دیو یوں ساکت ہو گئے تھے جیسے پتھر کے بت بن گئے ہوں۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سالوک دیو کے کٹے ہوئے سر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ سالوک دیو کا سر کیسے کٹ گیا۔''_____ہالوک دیو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ خوف تھا۔

''سالوک دیو ٹھیک کہہ رہا تھا۔ وہ یہیں ہے۔ عمرو یہیں ہے۔''_____جالوک دیو نے یکلخت خونخوار انداز میں گرجتے ہوئے کہا تو دونوں دیو خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''کک۔ کک کہاں۔ ہمیں تو وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا۔''_____آلوک دیو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے بے اختیار اپنی گردن پکڑ لی تھی۔ جیسے اسے ڈر ہو کہ غیبی حالت میں موجود عمرو اس کی بھی گردن نہ کاٹ دے۔

''ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ تم دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔''_____جالوک دیو نے اسی انداز میں کہا اور ہالوک اور آلوک دیو فوراً پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹے جالوک دیو نے اچانک اپنا ایک پیر اٹھا کر زور سے زمین پر مارا۔

دھم کی زور دار آواز کے ساتھ زمین یکبارگی زور سے لرز اٹھی۔ زمین کی لرزش اس قدر تیز تھی کہ عمرو بے اختیار اچھل کر گر پڑا۔ جیسے ہی وہ گرا اس کے کاندھوں سے سلیمانی چادر کھل گئی اور وہ فوراً ظاہر ہو گیا۔

''وہ رہا عمروعیار۔ پکڑو اسے۔ جانے نہ پائے۔'' جالوک دیو نے چیخ کر کہا۔ ساتھ ہی وہ تیزی سے عمرو کی جانب لپکا۔

''خبردار وہیں رک جاؤ ورنہ۔''_____عمرو نے اٹھ کر فوراً ان کی طرف تلوار حیدری کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں ایسی گھن گرج تھی کہ بڑھتے ہوئے جالوک دیو کے قدم وہیں رک گئے۔

سلیمانی چادر زمین پر گرتے ہی واپس اس کی زنبیل میں پہنچ گئی تھی۔ اسے رکتے دیکھ کر عمرو تلوار لئے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ دیو اس کی جانب خوفناک اور انتہائی غضبناک نظروں سے گھور رہے تھے۔

عمرو تلوار لئے سالوک دیو کی کٹی ہوئی گردن کے قریب سے گزر کر جالوک دیو کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم جالوک دیو ہو۔''_____عمرو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں جالوک دیو ہوں۔''_____جالوک دیو نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر زور سے زمین پر پیر مارا۔ عمرو پھر لڑکھڑا گیا۔ اسی لمحے جالوک دیو کا ہاتھ حرکت میں آیا اور عمرو کے ہاتھ سے تلوار نکل کر دور جا گری۔ جالوک دیو کا ہاتھ عمرو کے تلوار

والے ہاتھ پر پڑا تھا۔ عمرو کے ہاتھ سے تلوار نکلتے ہی جالوک دیو نے عمرو پر جھپٹنے کی کوشش کی مگر عمرو فوراً نیچے جھک گیا۔ دوسرے لمحے وہ جھکے جھکے انداز میں نہایت تیزی سے جالوک دیو کی ٹانگوں کے درمیان سے گزرتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر جالوک دیو کے پیچھے کھڑے آلوک اور ہالوک دیو حرکت میں آئے۔ عمرو وہیں رک گیا۔ اس کا یہی رکنا اس کے لئے مصیبت کا باعث بن گیا۔ وہ جالوک دیو کی بائیں ٹانگ کے قریب ابھی کھڑا ہوا ہی تھا کہ جالوک دیو نے اچانک اپنا جسم موڑے بغیر اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ زور دار جھٹکا لگنے سے عمرو کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکل گئی۔ جالوک دیو نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔

عمرو جیسے ہی زمین پر گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ گئی ہوں۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ عمرو کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔ وہ سالوک دیو کی

کٹی ہوئی گردن کے قریب گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ دوسرے لمحے عمرو یوں ساکت ہو گیا جیسے اس کی جان نکل گئی ہو۔

"**شاید** یہ ہلاک ہو گیا ہے۔"۔۔۔۔عمرو کو ساکت ہوتا دیکھ کر آلوک دیو نے تیزی سے جالوک دیو کے نزدیک آ کر کہا۔ ہالوک دیو بھی آگے آ گیا تھا۔ وہ ابھی تک عمرو کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اس کے ٹکڑے اڑا دو۔ اس نے سالوک دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب ہم تینوں کو ہی اس کا خون اپنے چہروں پر لگانا ہو گا۔"۔۔۔۔ہالوک دیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی تلوار اٹھا کر لاؤ۔"۔۔۔۔جالوک دیو نے کہا۔

"تلوار۔ کہاں ہے تلوار۔"۔۔۔۔آلوک دیو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ عمرو کی تلوار حیدری زمین پر

گرتے ہی غائب ہو کر واپس اس کی زنبیل میں چلی گئی تھی۔ وہ بھلا اب ان دیوؤں کو کہاں دکھائی دے سکتی تھی۔

''یہیں تو گری تھی۔ کہاں گئی۔''۔۔۔۔۔ہالوک دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جالوک دیو اور وہ حیرت بھری نظروں سے تلوار کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگے۔ اسی لمحے اچانک سالوک دیو کے جسم اور کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی۔

''اوہ۔ سالوک دیو کو آگ لگ گئی ہے۔ عمرو کو پیچھے ہٹاؤ۔ اگر عمرو کو آگ لگ گئی تو ہم اس کا خون کیسے حاصل کریں گے۔''۔۔۔۔۔ہالوک دیو نے چیخ کر کہا تو جالوک دیو نے جھک کر عمرو کی ٹانگ پکڑی اور اسے سالوک دیو سے دور گھسیٹ لیا۔

''ابھی یہ ہلاک نہیں ہوا۔ جلدی کرو۔ کوئی ہتھیار لاؤ تاکہ میں اس کی گردن اڑا سکوں۔''۔۔۔۔۔جالوک دیو نے کہا۔

''تم جادوگر ہو۔ جادو سے تلوار حاصل کر لو۔'' آلوک دیو نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ جادوئی تلوار سے اگر میں نے اس کی گردن کاٹی تو سالوک دیو کی طرح اس کے جسم میں بھی آگ لگ جائے گی۔''۔۔۔۔۔جالوک دیو نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ پھر کیا کیا جائے۔ اس کی تلوار نہ جانے کہاں غائب ہو گئی ہے۔''۔۔۔۔۔ہالوک دیو نے پریشان ہو کر کہا۔

''کسی پتھر سے اس کا سر کچل دیتے ہیں۔'' آلوک دیو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ جاؤ کوئی بھاری پتھر اٹھا لاؤ۔ ہمیں بس اس کا خون درکار ہے۔ اسے جیسے مرضی ہلاک کریں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔''۔۔۔۔۔جالوک دیو نے کہا تو آلوک دیو سر ہلا کر تیزی سے سرنگ کی طرف بھاگ گیا۔ سرنگ کے دھانے کے پاس آ کر اس نے سرنگ کے اوپر پڑا ہوا ایک بھاری پتھر اٹھایا اور اسے لے کر تیزی سے واپس آ گیا۔

''پیچھے ہٹو۔ میں اس کا سر کچلتا ہوں۔''۔۔۔۔۔اس نے کہا تو جالوک دیو سر ہلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ آلوک دیو بھاری پتھر لے کر عمرو کے سر کے قریب آ گیا۔

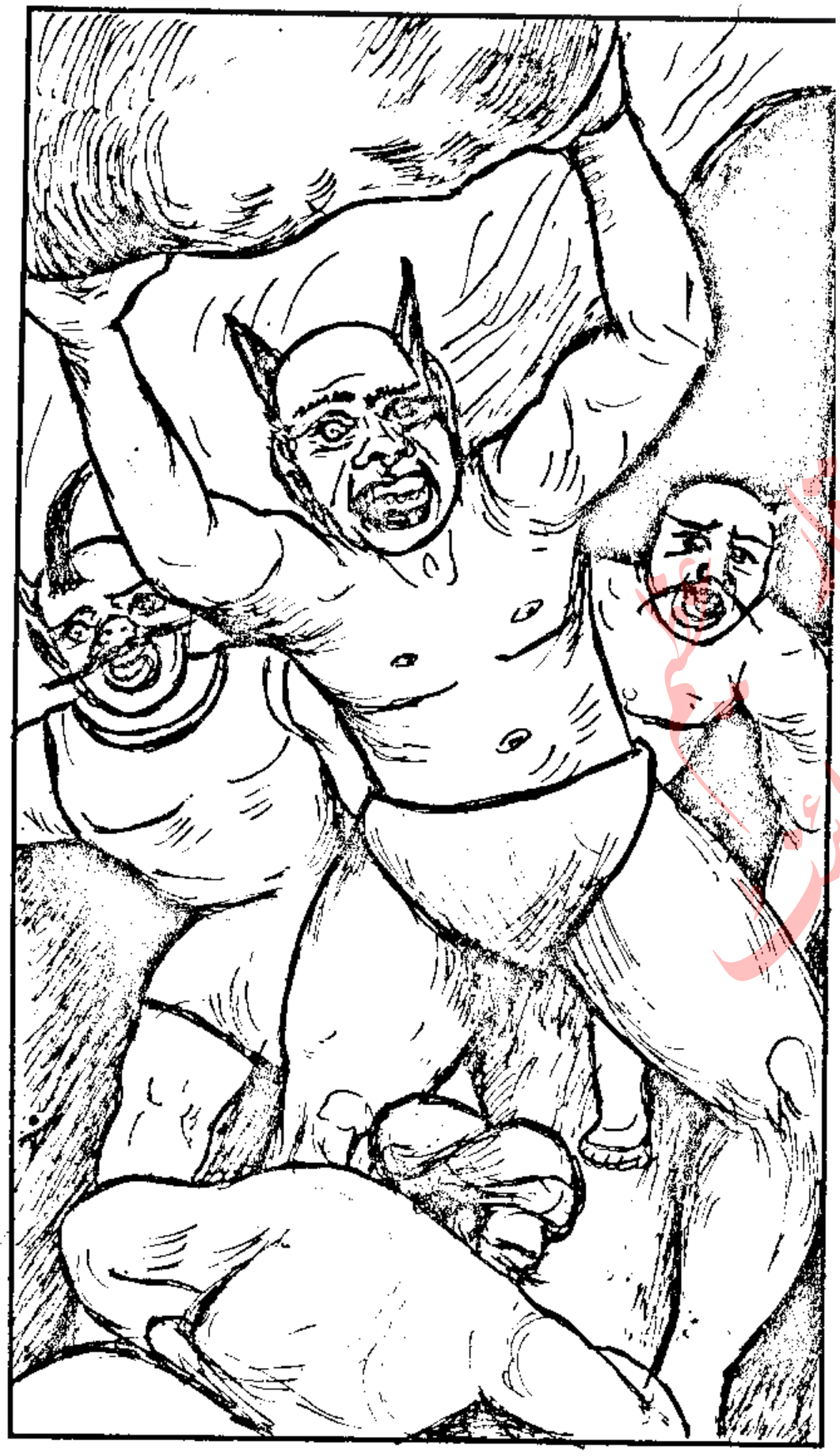

اس نے پتھر اوپر اٹھایا اور پھر پوری قوت سے پتھر عمرو کے سر پر دے مارا۔ پتھر عمرو کے سر سے ٹکرایا اور زور دار آواز کے ساتھ خود ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا اور عمرو کا سر ویسے کا ویسا ہی تھا۔ اس قدر زور سے اور بھاری پتھر پڑنے کے باوجود عمرو کے سر پر معمولی سی خراش بھی نہیں آئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عمرو کا سر فولاد کا بنا ہو جس سے ٹکرا کر پتھر پاش پاش ہو گیا ہو۔

''یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا سر کیوں نہیں کچلا گیا۔'' ——ہالوک دیو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ جالوک اور آلوک دیو بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو کو دیکھ رہے تھے۔

''ایک اور پتھر لاؤ۔ جلدی۔''——جالوک دیو نے چیخ کر کہا تو اس بار ہالوک دیو بھاگ کر سرنگ کی طرف گیا اور اس نے آلوک دیو سے زیادہ بھاری اور بڑا پتھر اٹھا لیا۔

وہ پتھر اٹھا کر عمرو کے نزدیک آ گیا۔ پھر اس نے بھی پتھر دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر سر سے بلند کر لیا۔

"مارو۔"_____جالوک دیو نے کہا اور ہالوک دیو نے بھاری پتھر پوری قوت سے عمرو کے سر پر مار دیا مگر اس بار بھی پتھر کا وہی انجام ہوا تھا۔ پتھر ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جبکہ عمرو اسی طرح پڑا ہوا تھا۔ اب تو ان دیوؤں کی آنکھیں جیسے پھٹ ہی پڑی تھیں۔ انہیں یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ گوشت پوست کا ایک انسان اس قدر وزنی اور بڑا پتھر لگنے کے باوجود زندہ بچ سکتا ہے۔ بھاری پتھر سے عمرو کا تو سر پچک جانا چاہیے تھا مگر ایسے لگ رہا تھا جیسے عمرو گوشت پوست کے بجائے فولاد کا بنا ہوا ہو۔

"جج۔ جالوک دیو۔ یہ۔ یہ آدم زاد ہی ہے نا۔" آلوک دیو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے جالوک دیو سے مخاطب ہو کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ عمرو نے یہاں آنے سے پہلے اپنی پگڑی میں سنہری ہیرا چھپا لیا تھا۔ یہ اسی سنہری ہیرے کا ہی کمال تھا کہ عمرو کا سر فولاد سے بھی زیادہ سخت ہو گیا تھا اور بھاری بھرکم پتھر ٹوٹ پھوٹ کر رہ گئے تھے۔ مگر اس کے سر پر معمولی سی خراش تک نہیں آئی تھی۔

عمرو کو ہوش آیا تو اسے تینوں دیو بدستور اپنے سروں پر کھڑے نظر آئے۔ وہ اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر تینوں دیو بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئے۔ آلوک اور ہالوک دیو تو عمرو کو ہوش میں آتا دیکھ کر بری طرح سے گھبرا گئے تھے۔

عمرو نے اپنے اردگرد پتھروں کے ٹکڑے دیکھے تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آقا۔ آپ کی قسمت اچھی ہے۔ ان دیوؤں نے آپ کے سر پر دو بھاری پتھر مارے تھے جو آپ کے

سر سے ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ ان بھاری پتھروں سے آپ کو سنہری ہیرے نے بچایا ہے جو آپ نے یہاں آنے سے پہلے ہی اپنی پگڑی میں چھپا لیا تھا۔ اس ہیرے سے صرف آپ کا سر ہی بچ سکتا تھا۔ اگر یہ پتھر آپ کے سینے پر مار دیتے تو آپ کا سینہ پچک کر رہ جاتا۔''_____اچانک عمرو کی سماعت میں محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

''جالوک دیو نے جس بری طرح سے آپ کو زمین پر پٹخا تھا آپ کی کئی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ جنہیں میں نے خود ہی زنبیل سے باہر آ کر ٹھیک کر دیا ہے۔ اب آپ اٹھیں اور ان دیوؤں کا کچھ کریں ورنہ یہ آپ پر پھر حملہ کر دیں گے۔''_____محافظ بونے نے کہا تو عمرو بھڑک کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ہوش میں آنے کے بعد واقعی اسے اپنے جسم میں کسی قسم کے درد کا احساس نہیں ہوا تھا۔

''تم انسان ہو یا جادوگر۔''_____جالوک دیو نے اسے اٹھتے دیکھ کر اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا۔''_____اس کی بات سن کر عمرو نے مسکرا کر کہا۔

''ہم نے تمہارا سر پھاڑنے کے لئے تمہارے سر پر دو بھاری بھاری پتھر مارے تھے۔ تمہارا سر تو نہیں پھٹا مگر پتھر ضرور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ کیا تمہارا سر فولاد کا بنا ہوا ہے۔''_____ہالوک دیو نے کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف میرا سر فولاد کا ہے بلکہ میں سر سے پیروں تک فولادی ہوں۔''_____عمرو نے ہنس کر کہا۔

''فولادی عمرو عیار۔''_____آلوک دیو کے منہ سے نکلا۔

''بالکل ٹھیک کہا ہے تم نے۔ میں فولادی عمرو عیار ہوں۔''_____عمرو نے کہا۔

''یہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی جیتا جاگتا انسان بھلا فولادی کیسے ہو سکتا ہے۔ تم ضرور کوئی جادوگر ہو۔''_____جالوک دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے اچانک اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر عمرو کی طرف جھٹکا۔ اس کے ہاتھ سے آگ کا ایک شعلہ سا نکل کر عمرو پر آ گرا۔ دوسرے

لمحے عمرو کے جسم میں آگ لگ گئی۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو جالوک دیو۔ یہ جل کر مر گیا تو ہم اس کا خون کیسے حاصل کریں گے۔''_____ہالوک دیو نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے عمرو کی طرف زور سے پھونک ماری تو عمرو کے لباس میں لگی ہوئی آگ فوراً بجھ گئی۔ ویسے بھی عمرو اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔ طلسم شکن انگوٹھی اس کی انگلی میں تھی۔ اس لئے اسے اس جادوئی آگ میں جلنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

''تب پھر بتاؤ میں کیا کروں۔ اسے ہلاک کئے بغیر ہم اس کا خون کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔''_____جالوک دیو نے کہا۔

''ارے۔ اتنی سی بات۔ تم میرا خون حاصل کرنا چاہتے ہو۔''_____عمرو نے کہا۔

''ہاں۔ہمیں تمہارے خون کی ضرورت ہے۔'' آلوک دیو نے کہا۔

''ارے یار۔ میں ایک دبلا پتلا کمزور سا انسان ہوں۔ میرے جسم میں اتنا خون کہاں کہ میں تم تینوں کی پیاس بجھا سکوں۔ میرے خون سے تو تم میں سے کسی ایک کی

پیاس بھی نہیں بجھے گی۔''_____عمرو نے کہا۔

''ہم نے تمہارا خون نہیں پینا۔''_____ہالوک دیو نے آنکھیں نکال کر کہا۔

''تو کیا میرے خون سے نہانا چاہتے ہو۔''_____عمرو نے کہا۔

''نہیں۔ ہم تینوں کو تمہارا خون اپنے چہروں پر لگانا ہے۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔''_____جالوک دیو نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ مگر اب کیا کیا جائے۔ میں تو فولادی ہوں۔ میرے جسم سے تم خون کیسے نکالو گے۔'' عمرو نے کہا۔

''زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو عمرو۔ میں ابھی تمہیں پکڑ کر کسی گیلے کپڑے کی طرح نچوڑوں گا تو تمہارے جسم سے خون پانی کی طرح باہر نکل آئے گا۔'' جالوک دیو نے کہا۔

''بڑے دھوبی قسم کے دیو ہو۔ دیو نگری میں دھوبیوں کا تو کام نہیں کرتے تھے۔''_____عمرو نے مسکرا کر کہا۔

''بکو مت۔ میں جالوک دیو ہوں۔''_____جالوک دیو

نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ایک بار پھر عمرو کو جھپٹ کر پکڑنا چاہا مگر عمرو چھلانگ لگا کر فوراً ایک طرف ہو گیا۔

''ارے ارے کیا کر رہے ہو۔ مجھے پکڑ کر نچوڑنے سے تمہارا کام نہیں بنے گا۔ میرے جسم میں خون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔''——عمرو نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم خون کے بغیر زندہ کیسے ہو سکتے ہو۔ آدم زاد کی رگوں میں تو خون دوڑتا ہے۔ جس سے وہ زندہ رہتے ہیں۔''——ہالوک دیو نے حیران ہو کر کہا۔

''یار کیوں بھول جاتے ہو۔ میں عام آدم زاد نہیں ہوں۔ فولادی عمروعیار ہوں۔ فولادی انسانوں میں خون نہیں پارہ ہوتا ہے۔''——عمرو نے کہا۔

''پارہ۔ اوہ۔ ہمیں تو تمہارے خون کی ضرورت ہے۔''——آلوک دیو نے کہا۔

''اگر میں تمہارے ماتھوں پر خون کے ٹیکے لگا دوں تو اس سے تمہارا کام چل جائے گا۔''——عمرو نے کہا۔

''ٹیکہ۔ ہاں۔ ٹیکے سے بھی کام چل جائے گا۔ مگر تم

کہہ رہے ہو کہ تمہارے جسم میں خون ہے ہی نہیں۔ پھر تم ہمارے ماتھوں پر خون کا ٹیکہ کیسے لگاؤ گے۔'' ہالوک دیو نے کہا۔

''کچھ عرصہ پہلے میں ایک پہاڑ سے ٹکرا گیا تھا۔ پہاڑ پاش پاش ہو گیا تھا۔ اس وقت میرے جسم میں پارے کی جگہ خون دوڑتا تھا۔ میرا سر پھٹ گیا تھا جس سے خون نکلنے لگا۔ میں نے اپنا سارا خون ایک بوتل میں جمع کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ کسی حکیم یا جراح سے مل کر میں اپنا سارا خون واپس اپنے سر میں بھروا لوں گا۔ مگر اس حکیم نے خون کی جگہ میرے سر اور جسم کی ساری رگوں میں پارہ بھر دیا تھا۔ تب سے میری رگوں میں خون کی جگہ پارہ دوڑ رہا ہے۔ البتہ خون سے بھری بوتل ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے۔ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بوتل میں خون بھی سوکھ گیا ہو گا۔ مگر اس میں اب بھی اتنا خون ضرور ہو گا کہ اس سے میں تم تینوں کے ماتھوں پر ایک ایک ٹیکہ لگا سکوں۔''——عمرو نے اپنے مخصوص عیارانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو جلدی نکالو وہ بوتل اور ہم تینوں کے ماتھوں پر ٹیکے لگا دو۔ پھر تو تمہیں ہلاک کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔''_____آلوک دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ جالوک دیو عمرو کی طرف مسلسل خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔ جیسے اسے عمرو کی باتوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو۔

عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ایک بوتل نکالی۔ بوتل سیاہ تھی۔ اس میں خون نظر نہیں آرہا تھا۔

''اب تم تینوں اپنی آنکھیں بند کر لو۔ میں باری باری تم تینوں کو اپنے خون کا ٹیکہ لگا دیتا ہوں۔ اور جالوک دیو تم مجھے ایسی نظروں سے نہ گھورو۔ اگر ماتھے پر ٹیکہ لگنے کے باوجود تمہارا کام نہ بنا تو بے شک مجھے پکڑ کر نچوڑ لینا۔ میں یہی ہوں۔ کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔''_____عمرو نے جالوک دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لگاؤ خون کا ٹیکہ۔ اگر تمہاری بات سچ ہوئی تو میں تمہیں واقعی زندہ چھوڑ دوں گا۔ ہم تینوں اپنے ساتھی سالوک دیو کی ہلاکت بھول کر خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں گے۔''_____جالوک دیو نے کہا۔

ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں۔ اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر ہالوک اور آلوک دیو نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ عمرو مسکراتا ہوا جالوک دیو کے قریب آ گیا۔

''سنہری ہیرے۔ میں اس کی پیشانی پر ہاتھ لگا رہا ہوں۔ جب یہ آنکھیں کھولے تو اسے ہالوک اور آلوک دیو عمروعیار دکھائی دیں۔''_____عمرو نے دل ہی دل میں پگڑی میں چھپے ہوئے سنہری ہیرے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس نے جیسے ہی ہاتھ جالوک دیو کے سر پر لگایا جالوک دیو کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس نے غصے سے آنکھیں کھولیں اور پھر چونک پڑا۔ اسے وہاں تین تین عمرو دکھائی دیئے۔ عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ہالوک دیو کے سر پر بھی ہاتھ لگا دیا۔ اسے بھی جھٹکا لگا اور اس کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ دو دیوؤں کو ہاتھ لگاتے ہی عمرو نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی اور غائب ہو گیا۔ ہالوک اور جالوک دیو ایک دوسرے کو دشمنوں کی نظروں سے گھور رہے تھے۔ عمرو نے آگے بڑھ کر تیسرے دیو کی پیشانی پر بھی ہاتھ لگا دیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو

اسے بھی دو دو عمروعیار دکھائی دیئے۔

وہ تینوں ایک دوسرے کو چند لمحے عمرو سمجھ کر گھورتے رہے۔ پھر وہ غراتے اور نہایت غضبناک انداز میں ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے۔ دوسرے لمحے وہ آپس میں بری طرح اور نہایت خوفناک انداز میں لڑنا شروع ہو گئے۔ تیز اور نوکیلے ناخنوں سے انہوں نے ایک دوسرے کو بری طرح سے ادھیڑنا شروع کر دیا تھا۔

عمرو دور ہٹ کر اطمینان سے انہیں لڑتا دیکھ رہا تھا۔ دیو لڑ لڑ کر لہولہان ہو گئے تھے مگر ان کے غیض و غضب میں کوئی کمی نہیں آرہی تھی۔ آخر کار وہ تینوں آپس میں ہی لڑ لڑ کر ہلاک ہو گئے۔

ان تینوں کے ہلاک ہونے پر عمرو نے سکون کا سانس لیا۔ چاروں شیطان دیو ہلاک ہو چکے تھے۔ جس سے ہالوک دیو کا ملک جاسان پر چلایا ہوا جاسوم جادو کا اثر بھی ختم ہو گیا تھا۔ عمرو سوچ رہا تھا کہ وہ سب سے پہلے ملک جاسان جائے گا۔ وہاں جا کر جب وہ بادشاہ سلامت کو بتائے گا کہ اس نے ہی ہالوک دیو کو ہلاک کر کے انہیں اس مصیبت سے نجات دلائی ہے تو

وہ اس کے لئے یقیناً اپنے خزانوں کا منہ کھول دے گا
اور پھر سردار امیر حمزہ نے بھی اس سے وعدہ کیا تھا کہ
اس کی کامیابی پر وہ اسے انعام دیں گے۔ اس لئے
عمرو خوش تھا۔ بے حد خوش۔

ختم شد

ٹارزن اور شیطانی جال

مصنف : ظہیر احمد

منکو۔ جسے سمندر میں سیر کے دوران ایک کشتی نظر آئی۔ اس کشتی میں ایک بے ہوش عورت تھی۔

شہزادی فراشا۔ جس نے انتہائی عیاری سے ٹارزن کو اپنے شیطانی جال میں پھنسالیا تھا۔ وہ جال کون سا تھا؟

منکو۔ جو سمندر میں کشتی پر تنہا رہ گیا اور اس کی کشتی لہروں میں گم ہوتی چلی گئی اور پھر ؟

چاگور جزیرہ۔ جہاں ایک انسان زمین میں گڑا ہوا تھا۔

شہزادہ خاموش۔ کون تھا اور شہزادی فراشا اسے کیوں آزاد کرانا چاہتی تھی۔

ٹارزن۔ جسے شہزادی فراشا اپنے قابو میں کرنا چاہتی تھی۔ کیوں؟

کوماش۔ ایک بدصورت انسان جو ٹارزن کو مسلسل عذاب دے رہا تھا۔

منکو۔ جو ٹارزن کی مدد کے لیے بونا منکو بن گیا تھا۔

ٹارزن اور بونے منکو کا ایک ناقابل فراموش اور دل ہلا دینے والا خوفناک کارنامہ۔ جسے پڑھتے ہوئے آپ کے سانس اٹک اٹک جائیں گے۔

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور